CPL 61
روزنامہ
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 6 نومبر 2000ء - 9 شعبان 1421 ہجری - 6 - نبوت 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 254

رات بھوکے رہے

حضرت ابوبصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قبول اسلام سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھے سیر ہو کر دودھ پلایا۔ صبح میں نے اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں مجھے پتہ لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے وہ رات بھوکے رہ کر گزاری تھی اور سارا دودھ مجھے پلا دیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 397)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان چونکہ ناقص اور ثواب حاصل کرنے کے لئے اعمال صالحہ کا محتاج ہے اس لئے کبھی وہ تواضع اور تذلل کے طور پر اپنے خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنے آرام پر دوسرے کا آرام مقدم کر لیتا ہے اور آپ ایک حظ سے بے نصیب رہ کر دوسرے کو وہ حظ پہنچاتا ہے تا اس طرح پر اپنے خدا کو راضی کرے۔ اور اس کی اس صفت کا نام عربی میں ایثار ہے۔

یہ صفت ایثار جس میں ناداری اور لاچاری اور ضعف اور محرومی شرط ہے ایک عاجز انسان کی نیک صفت ہے کہ باوجودیکہ دوسرے کو آرام پہنچا کر اپنے آرام کا سامان اس کے پاس باقی نہیں رہتا۔ پھر بھی وہ اپنے پر سختی کر کے دوسرے کو آرام پہنچا دیتا ہے۔ (-) ایثار کی صفت میں یہ ضروری شرط ہے کہ ایثار کنندہ اپنے لئے ایک محرومی کی حالت پر راضی ہو کر دوسرے کو اپنے اس نصیب سے بہرہ یاب کرے اور اگر اپنے لئے محرومی کی حالت پیدا نہ ہو اور دوسرے کو ہم فائدہ پہنچا دیں تو یہ ایثار نہیں ہو سکتا مثلاً ہمارے قبضہ میں بہت سی روٹیاں ہیں جن کے ہم مالک ہیں اور ہم نے ان ہزاروں روٹیوں میں سے ایک روٹی کسی فقیر کو دے دی تو اس کا نام ایثار نہیں ہو گا۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 98-97)

دہشت گردی کا ایک اور تشویشناک مظاہرہ

روزنامہ جنگ کا ادارتی نوٹ

نارووال مرید کے روڈ پر موضع گھٹیالیاں میں دہشت گردوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کر کے 5 افراد کو ہلاک اور سات کو زخمی کر دیا ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے گورنر پنجاب اور آئی جی پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ ملزمان کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس واقعہ کو مذہبی دہشت گردی یا ذاتی عداوت کا نتیجہ قرار دینا فی الحال قبل از وقت ہے کیونکہ مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے بعد ہی اصل صورت حال سامنے آسکتی ہے ڈیڑھ سال قبل یہاں ایک شخص قتل ہوا تھا اسے دہشت گردی کا نام دیا گیا تھا لیکن اطلاع کے مطابق بعد میں فریقین میں صلح ہو گئی ایک مہذب معاشرے میں ہر فرقہ اور عقیدہ کے حامل افراد کو جان و مال کا تحفظ فراہم کرنا حکومت کی اہم اور بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے بدقسمتی سے ہمارے یہاں گزشتہ کئی سالوں سے دہشت گردی کا عمل جاری ہے جسے روکنے اور اس پر قابو پانے میں کوئی بھی حکومت مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکی موجودہ حکومت میں بیٹھے ہوئے بعض وزیر اور مشیر بھی مذہبی دہشت گردی پر قابو پانے کے دعوے کرتے ہیں لیکن جلد ہی ان دعوؤں کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ موقع واردات سے ملزموں کا فرار پولیس کی ناکامی اور نااہلی پر دلالت کرتا ہے۔ اس سے جرائم پیشہ عناصر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے گورنر پنجاب اور اعلیٰ پولیس حکام کا یہ فرض ہے کہ وہ اس واردات کا سراغ لگانے اور اس کی مکمل تحقیقات میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہونے دیں اور پولیس حکام اصل ملزموں تک پہنچنے کی ٹھوس کوشش کریں ایسے واقعات امن و امان میں خلل ڈالنے اور ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش کے زمرے میں آتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ یکم نومبر 2000ء)

ایثار اور قربانی کرنے والی جماعتیں کامیاب ہوتی ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کتنی ہی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجایا کرتی ہیں۔ اس غلبہ کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا ہے وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے مفید کاموں میں صرف کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان میں دیانت بھی ہوتی ہے۔ صداقت بھی ہوتی ہے۔ محنت کی عادت بھی ہوتی ہے پھر ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان کے ارادے پختہ ہوتے ہیں اور ان کے مقابل میں جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ان اوصاف سے خالی ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلیل غالب آجاتے ہیں اور کثیر مغلوب ہو جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک آدمی جس میں ایثار کا مادہ ہوتا ہے درجنوں پر بھاری ہوتا ہے۔ پاگل کو ہی دیکھ لو۔ لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں حالانکہ وہ اکیلا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ انہیں چوٹ نہ آجائے۔ ان کو زخم نہ لگ جائے۔ اور وہ اپنی طاقت کو صرف ایک حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لیکن پاگل کے لئے چوٹ اور زخم بلکہ موت کا بھی کوئی سوال نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی طاقت اس حد تک استعمال کرتا ہے جس حد تک ایک سمجھ دار انسان استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور وہ اکیلا ہونے کے باوجود دوسروں پر غالب آجاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی جماعت کے افراد میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہو اور وہ دین کے لئے اپنے اندر مجنونانہ رنگ رکھتے ہوں اور وہ اپنی محنت اور قربانی کو اس حد تک پہنچا دیں کہ جس حد تک پہنچانے سے دوسرے لوگ گھبراتے ہوں تو پھر ان کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ میں دس دس پندرہ پندرہ بلکہ بیس بیس آدمی بھی ہیچ ہو جاتے ہیں۔ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ غزوہ خندق میں بھی ایسا ہی ہوا اور مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اپنے سے کئی گنا بڑی جماعت پر غالب آگئی۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 565-564)

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو

لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیال حضرت عزت کو چھوڑ دو

(درثمین)

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر111

کلاس نمبر 219
ریکارڈ شدہ یکم نومبر 1996ء

دوسرا واقعہ ایک زیور کی گمشدگی کا ہے جو بڑا دلچسپ ہے۔ حضرت اماں جان کا ایک دفعہ ایک زیور چوری ہوگیا۔ میری امی بھی حضرت اماں جان کے ہاں بہت جایا کرتی تھیں۔ ان کا نوکر بھی کبھی کبھی ساتھ جاتا تھا اس لئے ان کو خیال ہوا کہ خدانخواستہ اس پر نہ شک پڑ جائے کہ اسی نوکر نے نہ چوری کرلیا ہو۔ بہت سخت پریشان تھیں۔ عائشہ پٹھانی کو دعا کی درخواست کی کہ آپ دعا کریں کہ پتہ لگ جائے اور چور پکڑا جائے۔

انہوں نے دعا کی تو ان کو رویا میں دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جو حضرت اماں جان کے ہاں ملازم ہے۔ اور کسی گاؤں سے آیا ہوا ہے وہ باغ میں گڑھا کھود کے زیور دفن کر آیا ہے۔

جب والدہ نے یہ خواب اتنی وضاحت سے بیان کی تو انہوں نے اس لڑکے کو بلا کر پیار سے سمجھایا اور وہ اپنی غلطی مان گیا زیور واقعی اس نے گڑھے میں دفن کیا ہوا تھا۔ وہاں سے کھود کر لے آیا اور پیش کردیا۔

اس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ اور کس طرح اللہ اپنے پیاروں پر رحم فرماتا ہے کہاں سے چلے تھے اور کہاں پہنچے ان کے میاں غلام رسول صاحب میرے استاد ہوتے تھے۔ وہ مجھے قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے۔ آخری پارہ انہوں نے مجھے یاد کروایا تھا۔ ان کے بیٹے کریم بھی میرے ساتھ پڑھا کرتے تھے بعد میں ننکانہ صاحب چلے گئے تھے۔ آج کا مضمون تبرک کے طور پر میں نے آپ کو سنا دیا ہے۔

محمد اسماعیل گولیکی صاحب

فرمایا بہت قابل آدمی تھے اور مختلف زبانوں میں کلام کہتے تھے۔ ان کے کلام میں سے ایک دو نمونے میں نے یہاں چنے تھے۔ آج یہاں بچے سنا دیں گے۔

اسماعیل گولیکی صاحب سادہ منش، نیک مزاج اور بہت عاجز انسان تھے۔ بڑے بڑے آدمیوں کے ساتھ ان کا تعارف تھا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، لالہ سوہن داس، ظفر اقبال ابن غلام قادر فصیح وغیرہ یہ سارے ان کے ہم مجلس ہوتے تھے۔ قابل آدمی تھے۔ اس لئے ان کی قدر کی جاتی تھی۔

انہوں نے ایک دفعہ اپنے لئے دعا مانگتے ہوئے کہا اے خدا مجھے اول کردے اول کردے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کردی۔ اگر اول نہیں کرنا تو بے شک نہ کریں میں پھر بھی راضی ہوں۔ یہ ان کا دعاؤں کا انداز تھا اور اللہ کے فضل سے پھر وہ اول ہی آئے۔ جس طرح خداتعالیٰ نے یقین دلایا کہ واقعی تو اول آجائے گا۔ وہ کچھ اس طرح سے رویا میں ان کو بتایا گیا کہ

ایک بڑا ہال ہے دروازے پہ چوکیدار کھڑا ہے۔ وہ مخاطب ہو کے مجھے کہتا ہے کہ

تو نالائق تو ہے مگر اس کرسی پر جاکے بیٹھ جا جو سب سے اونچی ہے۔

مراد یہی تھی کہ تو اللہ کے فضل سے اول آجائے گا۔ پھر ساری یونیورسٹی میں اول آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

اس طرح جو جماعت میں قربانی کی روح ہے قربانیاں کرنے والے پیدا ہوئے بڑی بڑی عظیم قربانیاں دی گئیں۔ اس کے پیچھے یہ منظر ہے سارا۔ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اس طرح ظاہر کرتا تھا جیسے دن چڑھ جائے اس طرح پھر وہ لوگ کیسے بھول سکتے تھے کیسے پیچھے ہٹ سکتے تھے۔

ان کے کچھ شعر میں نے چنے تھے کیونکہ ان کا آج ذکر خیر کرنا ہے۔ کچھ شعر بھی سنا دیئے جائیں تو اچھا رہے گا۔

لوگوں کی جو اردو کلاس کے ساتھ وابستگی ہے اس کا شوق بھی پورا ہوجائے گا۔ آج سب سے پہلے مبارک بھٹی ان کی نظم سنائیں گے۔

ہیں لڑتے دین و دنیا کے لئے سارے بنی آدم
عدالت کیوں نہیں کرتے وہ آکر لڑنے والوں میں

عدالت کرنے میں کیا خوف ہے انکو بتاؤ تو
ہے کیا اب بھی فلسطین میں یہودی حکمرانوں میں

حضور انور نے ایک بچی جسے آپ پیار سے غبارہ بیگم کہتے ہیں نظم پڑھنے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور قلم انعام کے طور پر عطا فرمایا۔

محترمہ عائشہ صاحبہ جو اردو کلاس کی سابقہ ممبر رہی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی دعوت پر اپنے چھوٹے سے بچے کو اردو کلاس میں لائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بچے کو گود میں لیا اور پیار فرمایا اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے یہ بہت پیارا اور بہادر بچہ ہے۔

الفاظ و معانی

روٹھنا

عام طور پر ایسی ناراضگی سے الگ ہونا ہوتا ہے جس میں بعد میں مان بھی جاتے ہیں۔ دوست جو روٹھ جاتے ہیں اس میں اکثر پیار بھی شامل ہوتا ہے۔

روٹھ جانے کا مطلب ہے کسی بچے سے روٹھ جانا۔ کسی اور سے روٹھ جانا پیار سے الگ ہو جانا۔ بعض بچوں کو بہت عادت ہوتی ہے روٹھنے کی۔ ہمارے کیکا (غلام قادر) جو تھے ان کے ابا مرزا مجید احمد صاحب بچپن میں بہت روٹھتے تھے۔ اتنا روٹھنے کی عادت تھی کہ لوگ ان کو منا منا کے تھک جاتے تھے۔ عادت پڑ گئی تھی کہ لوگ مجھے منائیں تو میں خوش ہوں حضرت عمو صاحب نے ایک دفعہ سب کو منع کردیا کہ خبردار اب جو کسی نے اس کو منایا۔

یہ روٹھ گئے۔ ان کو روٹھنا کہنا آتا نہیں تھا۔ کہتے تھے رُس گیا ہوں۔ پنجابی بولتے تھے کہتے تھے۔

میں رسیا ہویا واں۔

کھانے پہ بیٹھے کھانا نہیں کھا رہے تھے ان کو کوئی بھی کھانا کھانے کے لئے نہیں کہہ رہا تھا۔

عمو صاحب کے پاس گئے اور ان کے کان میں جاکے کہا کہ اباجان میں رُسیا ہویا آں۔

یعنی میں روٹھ گیا ہوں۔

عمو جان نے سنی ان سنی کردی خیال آیا کہ شاید اس کان سے پورا نہیں سنتے دوسرے کان میں جاکر کہا

اباجان میں رسیا ہویا آں۔

ادھر سے ادھر سے کہتے رہے مگر عمو صاحب نے نہیں مانی آخر عادت ٹوٹ گئی۔ ٹھیک ہو گئے۔

حضور نے فرمایا۔ میرا نہیں خیال کہ بعد میں کبھی رُسے ہوں اس طرح یہ بھی محاورہ ہے روٹھنا۔ بچے روٹھ جاتے ہیں۔ لوگ بچوں سے روٹھ جاتے ہیں اس میں پیار شامل ہوتا ہے۔

روح نکالنا

فرشتے برے آدمی کی روح کو نکالتے ہیں۔ اور اچھے آدمی کی روح کو بڑے پیار سے اللہ کا پیغام دیتے ہیں۔ کہ تو اپنے رب کی طرف واپس چلا جا۔ تیرا رب تجھ سے راضی ہے۔ تو اپنے رب سے راضی ہوجا۔

روح نکالنا محاورہ ہے۔ جنہوں نے لوگوں کے پیسے کھانے کی خاطر یہ قصہ بنا کر رکھا ہے کہ فلاں پر کوئی روح قبضہ کرگئی۔ کسی عورت بے چاری کو ہسٹیریا ہوجائے۔ اس کو ہسٹیریا کی وجہ سے الٹی پلٹی باتیں دماغ میں آتی ہوں۔ وہی باتیں بعض دفعہ سوتے میں بھی کہنے لگ جاتی ہے تو کہتے ہیں اس کو جن چڑھا ہوا ہے یا اس میں کوئی روح سما گئی ہوئی ہے کسی کی روح نے اس پر قبضہ کرلیا ہے۔

روح نکالنے والے بعض دفعہ واقعی روح نکال دیتے ہیں۔ بے چاری لڑکیوں کو کوٹ کوٹ کے روح ہی نکال دیتے ہیں۔

روداد

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہو جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

اے میرے دوست چمن پہ کیا گزری اس کا بیان کرتے وقت خوف نہ کرو شاید اس خیال سے کہ مجھے صدمہ پہنچے گا۔ ع
گری ہو جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

کوئی اور آشیاں جلا ہوگا میرا تو بہت پہلے سے جلا ہوا ہے میرے آشیاں پر تو بہت پہلے سے بجلی گری ہوئی ہے۔ تم جو تازہ خبر لے کے آئے ہو اور ڈر رہے ہو کہ اس کو صدمہ نہ ہو۔ کہ بجلی گرنے سے میرا گھونسلہ جل گیا ہے۔ میرا گھونسلہ تو مدت سے جل چکا ہے میں بغیر گھونسلے کے ہوں۔ مجھے اب چمن کا کوئی حال غمناک نہیں کرسکتا۔

دعوت

متین بھٹی صاحبہ کی امی نے آج کھانا بنایا ہوا ہے نظمیں بھی تیار کرتی ہیں اردو کلاس کی عاشق ہیں۔ کھانے کی بہت ماہر ہیں۔ جب ہم سب کسی پرانے کھانے سے تنگ آجائیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ آج آپ ایک نیا کھانا بنائیں۔ انہوں نے جو آج کھانا آپ کے لئے بنایا ہوا ہے غضب کا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ سب بچے پسند کریں گے۔

بڑی محبت سے یہ چیزیں بناتی ہیں اور تھکتی نہیں ہیں۔ نظمیں بھی اکثر وہی تیار کراتی ہیں...... تھوڑے پیسوں میں بھی بہت اچھا گزارا ہو جاتا ہے۔ بازار سے خریدیں تو تین چار گنا زیادہ قیمت پہ وہ چیز ملے گی۔ لیکن ان کی محنت کی وجہ سے پیسوں میں بہت برکت پڑتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کلام حضرت مسیح موعود

میرو دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

"میں نے اپنے خدا سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے"

وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرۃ کے پاکیزہ نقوش

حضور کی قبولیت دعا کے حیرت انگیز نشانات - خطرناک بیماریوں سے شفا - حصول اولاد

مرتبہ: مکرم انصار احمد نذر صاحب

نرینہ اولاد ہوگئی

مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق تحریر کرتے ہیں:-

آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہے' آپ کے قبولیت دعا کے واقعات اگر اکٹھے کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے میں آپ کی قبولیت دعا کا ذاتی شاہد ہوں۔ جب بھی میں نے آپ سے کسی امر کے لئے دعا کے لئے عرض کیا۔ وہ کام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی ہوگیا۔ میرے چھوٹے بھائی سراج الحق صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی وہ آپ کے زمانہ خلافت کے پہلے سال ربوہ آئے اور حضور سے ملاقات کرکے صورت حال عرض کی۔ حضور نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ لڑکا عطا کرے گا' چنانچہ حضور کی دعاؤں کے طفیل میرے بھائی کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جو اس وقت پندرہ سال کا ہے۔

اسی طرح میں نے یہ دیکھا کہ بیرونجات سے بعض دفعہ دوست حضور کی خدمت میں لکھتے کہ ہمارے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہے حضور نام تجویز فرمادیں۔ بجائے اس کے کہ حضور بچہ یا بچی دونوں کے نام تجویز فرمائیں' لڑکے کا نام تجویز فرماتے اور فرماتے کہ لڑکا ہوگا چنانچہ حضور کے کہنے کے مطابق لکھنے والے کے ہاں لڑکا ہی تولد ہوتا۔ مجھے حیفا سے میرے دوست مکرم حسن محمود احمد صاحب نے لکھا کہ ان کے ہاں دو تین ماہ تک بچہ ہونے والا ہے حضور سے نام تجویز کرا کے اطلاع دو۔ چنانچہ حضور نے خط پر محمد احسن محمود نام لکھا جو میں نے انہیں لکھ بھیجا۔ چنانچہ دو ماہ بعد ان کے گھر لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے محمد احسن محمود رکھا۔ جو اب تک خدا کے فضل سے زندہ ہے اور حسن محمود احمد صاحب اس نشان کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 133)

زندگی کے آثار نمایاں ہوگئے

مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب حضور کی قبولیت دعا کے ایک نشان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

گزشتہ سال کی بات ہے ہمارے عزیز خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار ریسلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی کی بیٹی عزیزہ نعیمہ کے متعلق ہولی فیملی ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ ٹیسٹوں اور معائنہ کے بعد ان کی حتمی رائے یہ ہے کہ اس کا صبح اپریشن ہوگا کیونکہ جنین میں کوئی حرکت نہیں۔ اگر اس میں دیر کی گئی تو زہر پھیل جانے کے نتیجہ میں خود اس کی موت کا خطرہ ہے۔ اتفاق سے حضور ان دنوں اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔ محترم خواجہ صاحب نے بڑی بے چینی اور کرب سے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے اطلاع دی۔ حضور نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ آپ گھبرائیں بالکل نہیں۔ اپریشن کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے ظاہری اسباب کی رعایت سے ہومیو پیتھی کی ایک دوائی بھی بتائی اور فرمایا کہ اسے بار بار استعمال کریں۔ دوسرے دن جب بچی کو ہسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹر حیران ہوگئے۔ انہوں نے بتایا کہ بچے میں حرکت پیدا ہوگئی ہے۔ زندگی کے آثار نمایاں ہیں۔ یہ حضور کی ذاتی توجہ اور دعا کا اعجاز تھا۔ بعد میں حضور کی دعاؤں کے طفیل یہ بچہ بخیریت تولد ہوا۔ اور اب تک حضور کی قبولیت دعا کا یہ زندہ نشان بفضلہ تعالیٰ خوب صحت مند ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 157)

بیٹے کی خوشخبری

مکرم عبدالمالک صاحب لاہور لکھتے ہیں۔

19 جون 1976ء کا واقعہ ہے کہ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے خاکسار کو ایک خط حضور کے نام کا دے کر ربوہ بھجوایا۔ حضور سے ملاقات ہوئی اس کے بعد عرض کیا کہ حضور خاکسار کے ہاں بچہ کی پیدائش متوقع ہے آپ یورپ' امریکہ کے سفر پر جارہے ہیں خاکسار کو نام رکھ دیں۔ جس پر حضور نے فرمایا' لکھ کر لائے ہو عرض کی جی حضور نے فرمایا مجھے دو جب خاکسار نے کاغذ دیا تو آنکھ جھپکتے میں حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ "عطاء القدوس مبارک ہو ناصر احمد"

اس کے بعد خاکسار واپس آگیا۔ حضور دورہ پر چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ٹھیک تین ماہ 19 دن کے بعد 8۔ اکتوبر 1976ء کو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا اور پھر نام کے لحاظ سے وہ پیدا بھی جمعہ کو ہی ہوا۔ یہ حضور کی قوت قدسی تھی اور ہمارے گھر میں ایک نشان ملا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 301)

معجزانہ شفایابی

1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورہ انگلستان کے دوران مکرم مربی انگلستان کی بیٹی پر دمہ کا شدید حملہ ہوا۔ وہ جب گھر آئے اور اپنی بیٹی امۃ الجمیل کو گھر نہ پایا۔ ان کی بیوی نے بتایا کہ اسے دمہ کا شدید حملہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے فوری ہسپتال منتقل کروایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں دوڑا دوڑا ہسپتال پہنچا تو اپنی بیٹی کو نہایت نحیف حالت میں آکسیجن ٹینٹ میں پایا۔ ڈاکٹر جو آن ڈیوٹی تھا اس نے کہا کہ حالت بہت خراب ہے اور بچنے کی امید کم ہے۔ اس لئے دعا کرو۔ میں اسی گھبراہٹ میں گھر واپس آیا۔ حضور عشاء کی نماز پڑھا کر تشریف لا رہے تھے۔ میں نے اسی گھبراہٹ اور پریشانی میں جمیلہ کی بیماری اور ڈاکٹر کی یہ بات بتائی کہ بچنے کی امید کم ہے۔ حضور نے مجھے تسلی دی اور فرمایا فکر نہ کریں۔ میں دعا کروں گا انشاء اللہ جمیلہ کو اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ میں واپس گھر گیا اور دعاؤں میں لگ گیا۔ فجر کی نماز کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ کل رات بھر حضور ایک پل بھی نہ سو سکے اور جمیلہ کے لئے بڑی تضرع سے دعائیں کرتے رہے ہیں اور مجھے ارشاد فرمایا کہ ہسپتال جاکر بچی کا حال پوچھ آؤں۔ میں ہسپتال گیا تو قبولیت دعا کا ایک زبردست نشان دیکھا۔ جمیلہ آکسیجن ٹینٹ سے باہر آچکی تھی اور ایک آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ تمہارے چلے جانے کے بعد غیر معمولی طور پر بچی کو افاقہ شروع ہوگیا اور اب خطرے سے باہر ہے۔ چند دن بعد جمیلہ گھر آئی اور اس کے بعد سے آج تک دمہ کا اس قسم کا اٹیک پھر کبھی نہیں ہوا۔ فالحمدللہ۔ یہ حضور کی تضرعات کا اعجاز تھا کہ راتوں رات بچی کی کایا پلٹ گئی اور وہ موت کے منہ میں جاتے جاتے حیات کی نعمت سے سرفراز ہوگئی۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 170' 171)

دعاؤں کا اثر

1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث انگلستان کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

اس دورے میں قدم قدم پر قبولیت دعا کے نشان جماعت احمدیہ انگلستان نے دیکھے۔ سکاٹ لینڈ میں ایک مخلص احمدی محمد ایوب مرحوم رہا کرتے تھے۔ حضور نے باتوں باتوں میں ان سے دریافت کیا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا حضور تین لڑکیاں ہیں۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا:-

It is high time you had a son.

ایوب صاحب نے نہایت مایوسی کے انداز میں جواب دیا کہ حضور اب مجھے امید نہیں کہ میرے ہاں لڑکا ہوگا۔ حضور نے بڑے جوش سے فرمایا: مایوسی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی مومن کا شیوہ نہیں۔ پھر فرمایا۔ میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لڑکا عطا کرے گا۔ کچھ عرصہ

کے بعد ایوب صاحب مرحوم نے حضور کی خدمت میں لکھا اور اپنے گھر میں امیدواری کی اطلاع دیتے ہوئے اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لڑکا دے گا اس کا نام ابراہیم رکھیں۔ یہ اطلاع حضور نے پیدائش سے چار پانچ ماہ قبل دی۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوگیا۔ جس کا نام انہوں نے ابراہیم رکھا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص171)

ہمارا ایمان کسی ڈاکٹر پر نہیں خدا پر ہے

لندن کی ایک خاتون صادقہ حیدر صاحبہ مرحومہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور زاروقطار رونا شروع کر دیا حضور نے انہیں تسلی دیتے ہوئے اس طرح رونے کی وجہ دریافت کی۔ مرحومہ صادقہ صاحبہ نے کہا ان کے ہاں اولاد نہیں ہے اور لندن کے چوٹی کے ماہر ڈاکٹر نے معائنوں کے بعد بتایا ہے کہ ان کے ہاں اولاد ناممکن ہے۔ حضور نے بڑے جوش سے فرمایا ہمارا ایمان کسی ڈاکٹر پر نہیں بلکہ اپنے حی و قیوم خدا پر ہے۔ میں دعا کروں گا۔ آپ مایوس نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد صادقہ صاحبہ نے حضور کو اطلاع دی کہ حمل قرار پاگیا ہے لیکن ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ ضائع ہو جائے گا۔ حضور نے اس کے جواب میں انہیں خط لکھا اور خوشخبری دی کہ نہ صرف یہ کہ بچہ ضائع نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں لڑکا عطا فرمائے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص171)

اپنڈکس کی تکلیف ٹھیک ہوگئی

محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور تحریر کرتے ہیں:۔

1965ء میں جبکہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ مسند خلافت پہ متمکن ہوچکے تھے۔ خاکسار ان ایام میں منڈی بہاؤالدین میں بطور مربی متعین تھا۔ مجھے ایک مرتبہ پیٹ میں دائیں جانب درد سی رہنے لگی۔ ایک ڈاکٹر کے پاس مشورہ کے لئے گیا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے پوری طرح معائنہ کے بعد دوبارہ آنے کے لئے کہا جب دوبارہ حاضر ہوا تو وہاں ایک اور ڈاکٹر بھی میرے معائنہ کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ اس مرتبہ دونوں ڈاکٹروں نے مل کر معائنہ کے بعد یہ رائے قائم کی کہ اپنڈکس بڑھنے کا قوی امکان ہے اور اس صورت میں اپریشن کی ضرورت ہوگی۔ خاکسار کو یہ سن کر تشویش ہوئی اور اگلے ہی روز خاکسار نے ربوہ پہنچ کر حضور کی خدمت میں حاضری دی۔ ساری کیفیت بیان کر کے اور ڈاکٹروں کی رائے بتا کر دعا کی عاجزانہ درخواست کی۔ حضور نے نہایت توجہ سے ساری باتیں سن کر خاکسار کو تسلی دی۔ کہ انشاء اللہ میں دعا کروں گا اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق اپنڈکس کی تکلیف ہرگز نہ ہوگی آپ فکر نہ کریں۔ چنانچہ نہ صرف خاکسار کی ساری فکر جاتی رہی۔ بلکہ اگر کوئی تکلیف پردہ غیب میں مقدر بھی تھی۔ تو میرے پیارے آقا کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ڈاکٹروں کی رائے نے واقعاتی رنگ اختیار نہیں کیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص237'238)

اللہ کی قدرت

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

لندن میں ایک احمدی دوست کے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس نے خواہش کی کہ نام تجویز کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکے کا ہی نام تجویز کر دیا جبکہ تمام لیڈی ڈاکٹروں نے جدید آلات سے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ ضرور لڑکی ہی پیدا ہوگی کیونکہ ہمارے آلات جھوٹ نہیں بتا سکتے۔ لیکن خدا کے فضل سے لڑکے کی پیدائش ہوئی۔ حضور نے یہ واقعہ اپنے ایک خطاب میں بیان فرمایا کہ:۔

"غیب کی بات بتانا یا کسی عاجز انسان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو پورا کر دکھانا یہ اللہ کی قدرت کا کام ہے۔ انسان کا دخل تو ہے نہیں اس میں۔"

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص244)

بغیر آپریشن کے صحت یابی

مکرم چوہدری محمد سعید کلیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میری بہو جو آجکل جرمنی میں ہے اس کو پیٹ میں درد ہوتا تھا چنانچہ وہاں کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپریشن کراؤ' میں نے یہ خط حضور کو پیش کیا اور عرض کی کہ حضور دعا کریں کہ میری بہو بغیر اپریشن کے ٹھیک ہو جائے تو آپ نے فرمایا:

"اس کو لکھ دو کہ اپریشن نہ کرائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

چنانچہ میں نے حضور کے الفاظ اس کو لکھ دیئے اور وہ بغیر اپریشن کے ٹھیک ہوگئی۔ اور اب تک ٹھیک ہے۔ الحمدللہ۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص291)

گھبرانے کی ضرورت نہیں

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب تحریر کرتے ہیں۔

1972ء میں جب کہ خاکسار کراچی میں بطور مربی متعین تھا میرا چھوٹا بیٹا عزیزم سلمان احمد محمود بعمر ڈیڑھ سال سخت بیمار پڑگیا اور محترمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ کے زیر علاج تھا۔ جب بیماری میں زیادہ شدت آگئی تو موصوفہ نے اپنے گھر والے کلینک میں بچے کو Admit کرلیا اور بڑی توجہ سے علاج جاری رکھا۔ مگر حالت دن بدن خراب ہوتی گئی۔ ایک روز بعد نماز مغرب خاکسار کو ٹیلی فون پر ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ نے بتایا کہ بچے کی حالت ایسی ہوچکی ہے کہ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ میں تو پوری کوشش کرچکی ہوں مگر صحت ہوتی نظر نہیں آتی اس طرح موصوفہ نے پوری مایوسی کا اظہار کر دیا۔ یہ سن کر خاکسار نے کراچی سے ربوہ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں ٹیلی فون کال بک کرائی تا کہ دعا کے لئے درخواست کروں ان دنوں کال ملنے کی انتظار گھنٹوں کرنی پڑتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک پانچ منٹ میں' کال مل گئی اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے فون اٹھایا۔ اور بتایا کہ حضور تو اس وقت عشاء کی نماز کے لئے بیت میں ہیں۔ آپ پیغام دے دیں خاکسار نے بچے کی حالت کا ذکر کر کے دعا کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے عرض کیا اسی دوران حضور تشریف لے آئے۔ تو حضرت بیگم صاحبہ نے مجھے فرمایا آپ انتظار کریں میں ابھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کئے دیتی ہوں۔ چنانچہ آپ حضور کی خدمت میں عرض کرنے کے بعد مجھے فون پر بتا رہی تھیں۔ کہ اسی دوران پیارے آقا خود ٹیلی فون کے نزدیک تشریف لے آئے۔ اور خاکسار سے براہ راست بچے کی بیماری اور علاج کی ساری تفصیل سن کر فرمایا "میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا آپ فکر نہ کریں۔ بچہ صحت یاب ہو جائے گا گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں" اپنے محسن اور شفیق آقا سے تسلی پاکر خاکسار اسی وقت کلینک پہنچا۔ ڈاکٹر صاحبہ سے بچے کی حالت دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ اب بچہ ایسی حالت کو پہنچ چکا ہے کہ علاج جاری رکھنا ممکن نہیں رہا میں نے ڈاکٹر صاحبہ کو اپنے آقا کی دعا اور تسلی آمیز یقین دہانی کا ذکر کیا۔ تو موصوفہ جیسے خوشی سے اچھل ہی پڑیں۔ کیونکہ موصوفہ خود بھی نہایت دعاگو احمدی خاتون تھیں۔ جب کمرے میں جاکر بچے کی حالت دیکھی تو وہ ایسی حالت میں تھا کہ بڑی ہی کمزور نبض کی معمولی حرکت جاری تھی۔ مگر جسم کی رطوبت ختم ہو کر جسم میں کوئی لوچ نہ تھی۔ بلکہ سارا جسم سخت اکڑ چکا تھا۔ اور بچہ چند لحوں کا مہمان نظر آتا تھا۔ بہرحال سوائے دعا کے کوئی چارہ نہ تھا۔ اور ایسی حالت میں دعاؤں میں سخت رقت تھی اچانک بچے کی آنکھوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی تدریجاً امید کی صورت بڑھنے لگی۔ کچھ وقفہ کے بعد بچہ نے دودھ بھی پی لیا۔ اور ٹمپریچر نارمل کی جانب بڑھنے لگا اور چہرہ پر کچھ تازگی آگئی۔ رات سکون سے گزری اور صبح جب ڈاکٹر صاحبہ نے بچہ کا معائنہ کیا تو ان کی رپورٹ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچہ معجزانہ طور پر بیماری کی گرفت سے پوری طرح نکل کر نارمل حالت پہ آگیا ہے۔ اور سوائے کمزوری کے کوئی رمق بیماری کی باقی نہیں رہی۔ تب ڈاکٹر صاحبہ نے بیماری کی صحیح کیفیت بھی بتا دی کہ بچہ بیک وقت سرسام اور گردن توڑ بخار سے بیمار تھا اور Dehydration سے رگیں تک سوکھ گئی تھیں۔ اور سوائے دعا کے اعجاز کے صحت کی کوئی صورت ہرگز ممکن نہ تھی۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص238'239)

احمدیت کی صداقت کا نشان

مکرم میاں محمد اسلم صاحب آف کماس تو کی ضلع قصور لکھتے ہیں:۔

خاکسار 11 نومبر 1963ء کو احمدی ہوا اور 9۔اپریل 1965ء کو خاکسار کی شادی ہوئی۔ بارہ سال تک خاکسار کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے اور مخالفت کرتے تھے۔ وہ تمام اور گاؤں والے بھی یہی کہتے کہ چونکہ یہ قادیانی ہوگیا ہے لہٰذا یہ ابتر رہے گا۔ خاکسار نے اس تمام عرصہ میں ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی' دوسری طرف میری بیوی بھی رشتہ داروں کے طعنے سن کر میری دوسری شادی کرنے پر رضامند ہوگئی۔

اس اثناء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی کہ خدا تعالیٰ اولاد سے نوازے۔ حضور نے خط کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ حضور کی اس دعا کی برکت سے اب میرے چار لڑکے ہیں۔ تمام لوگ حیران ہیں کہ یہ اولاد کس طرح ہوگئی حالانکہ لیڈی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس عورت سے اولاد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خاکسار اس کے جواب میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو یہی کہتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ نشان ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثالث کی دعا کی برکت سے دیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص292'293)

خدا نے بتا دیا

حضور کے ایک بیٹے لکھتے ہیں:۔

آپ کا خدا سے زندہ تعلق تھا۔ خدا آپ سے بولتا اور ہمکلام ہوتا اور آپ کی دعاؤں کو سنتا تھا۔ منصب خلافت سنبھالتے ہی آپ نے اپنے خدا سے قبولیت دعا کا نشان مانگا اور دنیا گواہ ہے کہ خدا نے آپ کو تعلق باللہ اور قبولیت دعا کے نشان سے اس طرح نوازا کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔

میرا لاہور میں امتحان تھا۔ پہلا امتحان تھا۔ صرف دو مضامین تھے۔۔ ایک اناٹومی اور دوسرا فزیالوجی میں۔ میں رات کو پڑھ رہا تھا صبح فزیالوجی کا پرچہ تھا رات 11 بجے کے قریب میں نے محسوس کیا کہ اس پرچے کے لئے میری بالکل تیاری نہیں ہے' یہ نہیں دیتا اور اگلا پرچہ اناٹومی کا دے دیتا ہوں' فزیالوجی کا پرچہ سپلیمنٹری میں دے دوں گا اور اپنے دل میں یہ

باقی صفحہ 7 پر

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

عبدالکریم قدسی کی پنجابی غزل

حال ہی میں پنجابی ادب و ثقافت کے ادارہ نے "پنجابی غزل کے نورتن" کے عنوان سے پنجابی غزلوں کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے۔ اس مجموعہ کے مرتب احسان اللہ طاہر ہیں۔ اس مجموعہ میں جدید پنجابی غزل کے نامور اور منفرد شعرا کا کلام یکجا کر دیا گیا ہے۔ مرتب نے ابتدا میں لکھا ہے کہ اس مجموعہ کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ پڑھنے والے ان نامور شعرا کے کلام کی خوبیوں سے روشناس اور متمتع ہو سکیں۔ میں نے پنجابی غزل کے نورتن نامی کتاب کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے اور فی الواقعہ میرے لئے پنجابی غزل کا یہ لب و لہجہ بالکل نیا بہجت انگیز اور حیران کن ہے۔ جناب رؤف شیخ نے عبدالکریم قدسی کی غزل کو پنجابی کے نئے دور کی نمائندہ غزل کہا ہے۔ اس مختصر سے مضمون کا مقصد بھی جناب عبدالکریم قدسی کی غزل کی ان خوبیوں کا جائزہ لینا ہے جن کی وجہ سے ان کی غزل کو نئے دور کی نمائندہ غزل کہا گیا ہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ میں یہ مضمون پنجابی میں لکھتا مگر کتنی حیرت کی بات ہے کہ پنجابی میری مادری زبان ہے مگر میں اسی زبان کے تحریری لب و لہجہ سے بالکل ناآشنا اور بالکل اجنبی ہوں۔ دراصل ساری عمر اردو کے عشق میں گزار دینے کا یہی لازمی نتیجہ ہونا تھا کہ اپنی مادری زبان میں لکھنا مشکل ہو جائے۔ کتاب کی پنجابی تو میری گرفت میں آ گئی مگر خود اس زبان میں لکھنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔

غزل ایسی صنف سخن ہے جس میں بے پناہ وسعت، توانائی، خوش لہجگی اور ایمائیت کے عناصر نمایاں ہیں انہیں عناصر کی وجہ سے یہ ایک آسان وسیلہ اظہار بھی ہے اور مشکل ترین وسیلہ اظہار بھی۔ دو مصرعوں میں بات کہنا اور دو ٹوک لہجہ میں کہنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے اور غزل گو شعرا کا یہی کمال ہوتا ہے کہ وہ ایمائیت کے تمام تقاضوں کے باوصف اپنی بات دو ٹوک اور کھرے انداز میں کہتے ہیں۔ پنجابی ادب میں پنجابی مزاج کے مطابق کھری بات کہنے کا رواج ہے لگی لپٹی رکھے بغیر بات کہنا ہماری روایت میں شامل ہے اس لئے جب کوئی شخص پنجابی میں غزل کہنا چاہتا ہے تو وہ لفظ کی اجنبی حسیات سے دوچار ہوتا ہے ایسے الفاظ میں جن میں ایمائیت کی فسوں کاری اور ایجاز کی ملائمت دونوں چیزیں موجود ہوں۔ عبدالکریم قدسی کے ہاں یہی دو عناصر نمایاں نظر آتے ہیں، اور انہیں کی وجہ سے ان کا لہجہ جدید تر لہجہ لگتا ہے۔ اساں غزل دا قدیم لہجہ جدید کیتا۔ اس شعر کے پہلے مصرعہ میں قدسی صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے "ادب دی کھیتی چ ون سونے خیال بیجے" کہ انہوں نے ادب کے کھیت میں نت نئے خیال کاشت کیۓ اس لئے ان کی غزل کا قدیم لہجہ جدید ہو گیا۔ میں اس خیال سے اتفاق نہیں رکھتا کہ محض نئے خیال کاشت کرنے سے جدید لہجہ کی فصل اگتی ہے نئے خیالوں کے سارے بیج اگا نہیں کرتے۔ خیال اگانے کے لئے نئے طور طریقوں سے کاشت کرنا ضروری ہوتا ہے اور شاعر کا لہجہ ایک لحاظ سے کاشت کے طور طریقوں کا حکم رکھتا ہے۔

جو شاعر اظہار کے لئے نیا لہجہ اختیار کرنے کی ہمت نہ رکھتا ہو وہ نئے خیال کاشت کرنے میں کامیاب ہو تو ہو ان خیالات کی فصل کاٹنے میں کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ قدسی کے ہاں نئے خیالات کی فصل اس لئے پنپ رہی ہے کہ اس کا لہجہ قدیم نہیں نیا ہے اور اس میں اپنا لہجہ بدلنے کا حوصلہ ہے۔ جن شعرا میں لہجہ بدلنے کا حوصلہ نہیں ہوتا ان کی شاعری کلیشے کی شاعری بن کر رہ جاتی ہے۔ وہی پرانی باتیں، وہی فرسودہ تشبیہیں، وہی دیمک خوردہ استعارے اور وہی کھنگی کی ناری ہوئی زمینیں۔ ایسا شاعر سر اٹھا کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ "ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو" عبدالکریم قدسی کے پاس سر اٹھا کر کہنے کو بہت کچھ ہے۔

پنجابی ادب میں غزل کی صنف نسبتاً نئی صنف ہے اور اس کی تاریخ زیادہ پرانی تاریخ نہیں۔ مگر پنجابی شاعری میں رومان کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ پنجابی شاعری کا لب و لہجہ ابتدا سے ہی رومانوی لہجہ رہا ہے "مرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ تھا"۔ اس مزاج کی بدولت پنجابی شاعری میں لفظوں کی رومانوی حسیت ہمیشہ سے موجود رہی ہے۔ جدید دور میں غزل کہنے والوں کو صرف ایک کام کرنا تھا کہ وہ اس جدید حسیت کو برتنے کا تجربہ کریں۔ چنانچہ اس مجموعہ میں جتنے شعرا کا کلام شامل ہے ان میں یہی سعی نمایاں کے طور پر ابھرتی ہے کہ وہ لفظ کو نئے لہجہ میں برتنے کی کوشش کر رہے ہیں ان سب لوگوں میں سے عبدالکریم قدسی کا لہجہ زیادہ پختہ اور جدید تر لگتا ہے۔ موازنہ مقصود ہے نہ مقابلہ مگر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ کلام سامنے ہے اور خود بولتا ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

میں نے اس بات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی تو مجھے اندازہ ہوا کہ ان کے لہجہ میں اتنی جدت اور توانائی کیسے در آئی؟ رؤف شیخ صاحب نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ "قدسی صاحب کے ہاں جو خیالات ہیں ان کا خمیر کسی غیر زبان یا غیر ملک سے نہیں اٹھا" یہ واجبی سی بات ہے۔ بیسویں صدی میں انسان کے لئے دوسری زبانوں کے ادب سے روشناس ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں رہی۔ اب تو "انفارمیشن میڈیا" اتنا توانا ہے کہ ہمارے بچے بھی ان باتوں کو محض معمولی جانتے ہیں جو ہمارے لئے بیسویں صدی کی پانچویں دہائی تک بڑی نئی، اہم اور معلومات افزا سمجھی جاتی تھیں۔ ہمارے ہاں بیسویں صدی کے وسط تک ریڈیو گھروں کے لئے اجنبی تھا اب ہمارے بچے ٹی وی کو کھلونوں کی طرح برتتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں جرمنی کے سفر کے دوران ایک شاگرد نے ایک بات مجھ سے کہی۔ میں نے اسے بتایا کہ زمانہ کا انقلاب دیکھو کہ ایسی بات ہمارے استاد پچاس برس پہلے ہمیں بڑے عجب سے سنایا کرتے تھے اب تم یعنی ہمارے شاگرد وہی بات بڑی عمومیت سے ہمیں بتا رہے ہو۔ وقت بدلا ہے یا نہیں؟ جو بات استادوں کے لئے بھی عجیب ہوتی تھی اب شاگردوں کے لئے بھی محض معمولی ہو کر رہ گئی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ عبدالکریم قدسی کے ہاں غیر ملکی ادب یا غیر ملکی خیالات کا اثر نہیں، بے معنی بات ہے۔ ہاں یہ کہنا برحق ہے کہ قدسی صاحب کے لہجہ میں اس بلا کا رچاؤ ہے کہ ان کی کوئی بات اجنبی لگتی ہے نہ غیروں کی بات محسوس ہوتی ہے۔ عبدالکریم قدسی کی واردات عام انسان کی واردات ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ جو گزرتے ہیں داغ پر صدمے۔ آپ بندہ نواز کیا جانیں۔ وہ یہ کہتا ہے کہ جو گزرتے ہیں آپ پر صدمے۔ غیر بندہ نواز کیا جانیں۔ وہ لوگوں کے دکھ درد کا ساجھی ہے۔ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور وہ غم ہمارے دیس میں ہر ایک کا غم ہے کون ہے جو اس سے دوچار نہیں ہوا۔

وہ غم بھی انوکھا غم ہے۔ وطن کے تاراج ہونے کا غم۔ ہم لوگوں نے جو قیام پاکستان سے پہلے کی نسل ہیں تقسیم ملک کے وقت جو قیامت صغریٰ دیکھی تھی وہ ہمارے قلب و دماغ پر ایک آسیب کی طرح نقش ہے۔ قدسی صاحب اس وقت ابھی ایک برس کے تھے اس لئے شاید اس غم سے آشنا نہ ہوں مگر اس سے بڑا غم جو انہوں نے دیکھا وہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں اپنے وطن کے لٹنے کا غم تھا۔ عبدالکریم قدسی کے ہاں اس سیاسی طوائف الملوکی کے ہاتھوں محرومیوں اور ناانصافیوں کا شکار ہونے والے لوگوں کی داستان رقم ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں بربادی میں جو کسر رہ گئی تھی وہ اسلام کے نام لیواؤں اور چادر اور چاردیواری کا تحفظ دینے والوں نے پوری کر دی۔ اب وہ چیخ پکار کر کہہ رہا ہے "گل کی کرئے چادر چاردیواری دی۔ ہن تے رب دے گھر لئی پہرے لوڑی دے"۔ (کہ اب چادر اور چاردیواری کے تحفظ کی کیا بات کریں اب تو اللہ کے گھروں کو فتنہ گروں سے بچانے کے لئے پہرے دینے کی ضرورت پڑ رہی ہے)۔ جب کسی معاشرہ میں سیاسی طوائف الملوکی اپنے پاؤں گاڑ لے تو اس کے مکینوں کے لئے جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔ قرآن نے اس کا علاج ہجرت تجویز کیا ہے کہ جب تم اپنے مستقر پر ہی کمزور بنا دئے جاؤ تو ہجرت کر جاؤ۔ مگر اس ہجرت کی راہ میں ایک عفریت کھڑا ہے "ظلم دی وستی نوں چھڈ دینا سنت اے۔ پر ہن ہجرت واسطے ویزے لوڑی دے" (کہ جس بستی میں ظلم عام ہو جائے وہاں سے ہجرت کرنا سنت ہے مگر اب تو ہجرت کے لئے ویزے درکار ہیں)۔ عبدالکریم قدسی اس بستی کے ان زیردستوں، کمزوروں، مظلوموں اور محروموں کا ترجمان ہے جنہیں اس بستی میں کوئی امان میسر نہیں۔

مزاج موسم دا خورے کہنیں شدید کیتا
خزاں دے خنجر نے پتہ پتہ شہید کیتا

اس عالم میں، جب عدو کو معصوموں پر الزام تراشی کی کھلی چھٹی ہو اور مظلوم معصوم اپنی صفائی میں کچھ کہہ بھی نہ سکتا ہو تو کہنے والے کے دل پر کیا بیت جاتی ہے۔ اس کا اظہار قدسی صاحب نے بڑی چابک دستی سے کیا ہے۔ زمین ہے "روندیاں دھوندیاں اساں وی ایتھے ادھی صدی گزار لئی"۔ شعر دیکھئے اور اس کے تیور دیکھئے۔

ساڈے تے الزام تراشی کرن دی کھلی چھٹی رہی
ساڈا کوئی مضمون وی چھپناں جرم رہیا اخبار لئی

اور آخر یہی ہونا تھا کہ "دروازے توں اپنے ناں دی تختی آپ اتار لئی۔"

عبدالکریم قدسی نے دروازے سے اپنے نام کی تختی خود اتاری سو اتاری مگر وقت ان کی تختی کو اترنے نہیں دے گا۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل کی پنجابی شاعری میں قدسی کے نام کا حوالہ ہمیشہ موجود رہے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

ایک زائرین عورت پتلون نہیں پہن سکتی۔

(2) مغربی زائر مشرقی زائر سے باعتبار اوقات ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔

(3) فوتیدگی کے موقع پر زائرین گاتے ناچتے اور شراب خوری کرتے ہیں۔

(4) زائرے نے آزادی کے بعد کسی ملک سے جنگ نہیں لڑی۔

(5) صوبہ Equateur میں Pigmies رہتے ہیں جو پتوں سے برائے نام بدن ڈھانکتے ہیں۔ اب حکومت نے کوشش سے بعض Pigmies کو Civilized کرنے کے لئے فوج میں بھرتی کیا ہے۔

(6) ہر باشندہ کو رہائشی کارڈ حاصل کرنا لازمی ہے۔

(7) زائرین عورت مرد کی نسبت زیادہ محنتی اور ایماندار ہے۔

(8) اس ملک کے نام کا فرنچ تلفظ "زائر" ہے۔ جبکہ زبان اردو میں عام طور پہ "زائرے" کے تلفظ سے پڑھا جاتا ہے۔

ممالک عالم

زائرے

مکرم مبشر احمد ظفر صاحب

نام ملک

زائرے Zaire براعظم افریقہ میں رقبہ کے لحاظ سے زائرے سوڈان اور الجیریا کے بعد تیسرا بڑا ملک ہے اور آبادی کے لحاظ سے نائجیریا مصر اور ایتھوپیا کے بعد چوتھا بڑا ملک ہے۔ اس ملک کا آفیشل نام ری پبلک آف زائرے ہے۔

دارالحکومت

کنشاسا Kinshasa سیاہ فام افریقہ میں دارالحکومت کنشاسا سب سے بڑا ہے۔

رقبہ

2ء34 ملین مربع کلومیٹر

صوبے

12 سب سے بڑا صوبہ Zaire Haut/Upper ہے۔

آبادی

3 کروڑ سے زیادہ ہے۔

قبائل

450 ہیں سب سے بڑا قبیلہ Louba ہے۔

جھنڈا

سبز زمین کے درمیان زرد رنگ کا دائرہ ہے جس پہ ایک ہاتھ میں جلتی مشعل دکھائی گئی ہے۔

سکہ

زائرے Zaire

یوم آزادی

30 جون 1960ء آزادی سے قبل بلجیئم کی کالونی تھا۔

دریا

اندرون ملک چھ دریا ہیں جو باہم ملنے کے بعد سب سے بڑے دریا زائرے میں مل جاتے ہیں۔ یہ دریا بحر اٹلانٹک میں گرتا ہے اسی دریائے زائرے پہ ہی بحر اٹلانٹک سے 400 کلومیٹر کے فاصلہ پہ بمقام متادی Matadi بندرگاہ ہے۔ جو درآمدات میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا پرانا نام دریائے کانگو ہے۔

زبان

سرکاری زبان فرنچ ہے۔ اس کے علاوہ چار اہم متعلق زبانیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (1) لنگالا Lingala (2) سواحلی (3) چلوبہ Tshiluba (4) کیکونگو Kicongo

تہوار

(1) یوم شہداء 4 جنوری 1960ء

(2) یوم آزادی 30 جون 1960ء

(3) یوم اصلاحات 24 نومبر 1965ء اس روز صدر موبوتو Mobutu نے کچھ اصلاحات نافذ کیں۔ مثلاً ملک کرنسی اور دریا کا نام بدل کر سب کو زائرے Zaire کا نام دیا۔ اسی وجہ سے اس دن کو فرانسیسی میں Trois'z یعنی تین زیڈ Z کہا جاتا ہے۔

محل وقوع

زائرے کی سرحدیں نو ہمسایہ ممالک سے ملحق ہیں۔ زائرے کے مشرق میں یوگنڈا۔ روانڈا۔ برونڈی اور تنزانیہ ہے۔ اس کے مغرب میں کانگو‘ شمال میں سوڈان اور سنٹرل افریقہ اور جنوب میں انگولا اور زیمبیا ہے۔ اس کے علاوہ 40 کلومیٹر کی پٹی بحر اٹلانٹک سے متصل ہے۔

آب وہوا

زائرے اپنی وسعت کے اعتبار سے مختلف النوع آب وہوا پہ مشتمل ہے۔

(1) آب و ہوا کی پہلی بڑی قسم Tropical کہلاتی ہے۔ جس میں خوب موسلادھار بارش ہوتی ہے۔ اور موسم ٹھنڈا اور خشک رہتا ہے۔

(2) دوسری قسم Equatorial کہلاتی ہے۔ جس میں بارش کافی ہوتی ہے لیکن موسم گرم رہتا ہے۔ یہ آب وہوا جنگلات کے Area میں پائی جاتی ہے۔

(3) تیسری قسم Montagneu یعنی پہاڑی علاقوں کی آب و ہوا ہے اور یہ معتدل رہتی ہے۔ الغرض زائرے میں ہر قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔

پیداوار

زائرے کی مشہور فصلیں جو تقریباً ہر صوبہ میں کاشت ہوتی ہیں۔ مکئی‘ مونگ پھلی‘ Coffee‘ palm Oil‘ Cocoa‘ Arico (دال)‘ گنا اور منجوک Manjoc یہ شکر قندی کی طرح ہے۔ جس کے آٹے کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے پتوں کو ساگ یا پالک کی طرح پکایا جاتا ہے۔ یہ فصل مقامی خوراک میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں گندم نہیں ہوتی۔ زائرے کا صوبہ Kivu سبزیوں کے لئے مشہور ہے۔ تقریباً ہر قسم کی سبزی ہوتی ہے تاہم کریلا اور توری نہیں ہوتی۔ پھلوں میں سے آم‘ انناس‘ کیلا‘ پپیتا اور مالٹا تقریباً تمام صوبوں میں پایا جاتا ہے مقامی پھل امرود کی شکل کا ہوتا ہے جس کا نام "آوکا Avoca" ہے۔ یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ زائرے میں انگور اور کھجور نہیں ہوتی اور تمام پیداوار کا دارومدار بارش پہ ہے۔ آبپاشی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

نباتات

براعظم افریقہ کے سب سے بڑے جنگلات زائرے میں ہیں۔ جن میں ہر قسم کے جانور پائے جاتے ہیں۔ تاہم زائرے میں گدھا نہیں ہوتا۔

معدنیات

ڈائمنڈ‘ سونا‘ لوہا‘ کاپر‘ پٹرول‘ گیس وغیرہ

مصنوعات

سیمنٹ‘ چینی‘ کپڑا‘ ادویات‘ صابن وغیرہ

درآمدات

خورونوش اور روزمرہ استعمال کی تقریباً تمام اشیاء درآمد ہوتی ہیں۔ مندرجہ ذیل ممالک سے اشیاء درآمد ہوتی ہیں۔ چین‘ تائیوان‘ ہانگ کانگ‘ بلجیئم‘ فرانس‘ امریکہ اور جاپان وغیرہ

مذہب

(1) عیسائیت۔ زائرے میں 1491ء میں متعارف ہوئی۔ 3/4 کیتھولک اور 1/4 پروٹسٹنٹ۔

(2) اسلام۔ مسلمانوں کی تعداد تقریباً دو لاکھ ہے۔

نفوذ احمدیت

بعض شہادات سے پتہ چلتا ہے کہ 1965ء میں مشرقی افریقہ کے ممالک کینیا‘ تنزانیہ‘ یوگنڈا اور ماریشس سے فرانسیسی اور سواحیلی لٹریچر زائرے کے مشرقی کسائی صوبہ کے دارالخلافہ بوجمائی Mbuji-mayi کے لوگوں تک سب سے پہلے پہنچا اور یوں احمدیت کا بیج سرزمین زائرے پہ بویا گیا۔ لیکن نظم و ضبط کے لحاظ سے مغربی کسائی صوبہ کے دارالخلافہ کنانگا کے احمدیوں نے اپنے آپ کو منظم کیا۔ ایک البیت بھی بنائی اور مشرقی افریقہ کے ممالک سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

قیام مشن

جون 1984ء میں مکرم صدیق احمد منور صاحب امیر جماعت زائرے کے ذریعہ کنشاسا میں باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آیا بعد ازاں آپ نے ہی کنشاسا میں 1987ء میں ایک پرائمری اور سیکنڈری سکول‘ ایک کلینک اور 80۔ ایکڑ پہ مشتمل ایک زرعی فارم کھولنے کی سعادت پائی۔

تاریخ

زائرے کا پرانا نام کانگو تھا۔ ایک پرتگیز ایڈمرل ڈی ایگو کاؤ Admiral Diego Cao نے 1484ء میں کانگو دریافت کیا۔ 1876ء کے بعد بلجیئم کے بادشاہ لے اوپولڈ دوئم Leopold II نے ایک انگریز Stanley کو بھیجا۔ 1885ء میں کانگو۔ بادشاہ بلجیئم کی ذاتی کالونی کہلانے لگی۔ اس کے بعد 1909ء میں اسے "بلجیئن کانگو" کا نام دیا گیا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد 1957ء میں تحریک آزادی نے جنم لیا۔ بہت جدوجہد اور خونریزی کے بعد 30 جون 1960ء کو کانگو بلجیئم سے آزاد ہو گیا۔ اس کے پہلے صدر کا نام Kasavubu (کاساووبو) تھا۔ لیکن نومبر 1965ء میں ملک میں صدر موبوتو Mobutu فوجی آپریشن کے بعد برسراقتدار آیا جس نے پرانا نام ری پبلک ڈیموکریٹک کانگو کو بدل کر نیا نام "ری پبلک آف زائرے" رکھا۔

حکومت

زائرے میں One Party سسٹم ہے۔ پارٹی کا نام M.P.R "Mouvement Populaire Revolution" ہے۔ موجودہ صدر فوجی آدمی ہیں ملک مارشل لاء کے سایہ تلے ہے۔ بڑے شہروں پہ ملٹری کی دہشت چھائی رہتی ہے۔ زائرے امریکہ نواز ہے۔ افریقہ میں زائرے کی فوج بہت طاقتور سمجھی جاتی ہے اور خود زائرے ملک بھی۔ 88ء میں صدر موبوتو Mobutu کو براعظم افریقہ کا بہترین سیاستدان قرار دیا گیا۔

روزمرہ زندگی کے حقائق

(1) قانونی رو سے ایک زائرین مرد ثانی اور

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب پروف ریڈر دفتر الفضل ربوہ کے بڑے بھائی مکرم سلطان احمد صاحب چیمہ C.P.D.O چشتیہ شوگر ملز فروکہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شادی کے چار سال بعد مورخہ 21۔اکتوبر 2000ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام "فریحہ ندرت" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری مال چک 88 شمالی ضلع سرگودھا (حال لندن) کی پوتی اور مکرم چوہدری فقیر احمد صاحب باجوہ آف چک 79 شمالی ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔

احباب سے نومولودہ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم خادم حسین صاحب رند کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سیف اللہ خان صاحب رند بستی رنداں ڈیرہ غازی خان کو شادی کے دس سال بعد تین بچیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "جری اللہ" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم قمر احمد عامر صاحب مربی سلسلہ وہاڑی لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ وہاڑی کے ایک بہت مخلص احمدی مکرم چوہدری جلال الدین صاحب مورخہ 6۔اکتوبر 2000ء بروز جمعہ انتقال فرما گئے ہیں۔ ان کی عمر 80 برس تھی۔ لمبا عرصہ سیکرٹری رشتہ ناطہ وہاڑی کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

موصوف عرصہ چار سال سے بوجہ کینسر بیمار چلے آرہے تھے۔ لیکن نماز کے شیدائی اور بیت الحمد کی رونق تھے۔

جنازہ ربوہ لایا گیا اور بیت محمود میں بعد از ظہر نماز جنازہ پڑھائی گئی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ وہاڑی نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

نکاح

○ مکرم ماسٹر محمد ارشد صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد شریف تنویر صاحب محلہ دارالیمن غربی کا نکاح مورخہ 8۔اکتوبر 2000ء کو محترم جناب عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے ہمراہ عزیزہ لبنیٰ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب محلہ دارالعلوم وسطی بجتی مہر چالیس ہزار روپے پڑھایا۔

عزیزم ماسٹر محمد ارشد صاحب محترم ماسٹر محمد اسماعیل خاں صاحب دہلوی کا پوتا اور عزیزہ ڈاکٹر نذیر احمد دہلوی مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور ثمرات حسنہ کا باعث بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد ربوہ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 29۔اکتوبر کو آپریشن ہوا تھا۔ موصوف کو ہسپتال ربوہ سے فراغت ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی کمزوری بہت زیادہ ہے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ 1۔ شیخ زید اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف کراچی نے M.A./B.A.(Hons) in Islamic Studies With Computer Technology اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 9۔نومبر ہے۔

2۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ کمپیوٹر انجینئرنگ، کنٹرول سسٹمز انجینئرنگ، پاور انجینئرنگ، الیکٹرانکس انجینئرنگ، پروڈکشن انجینئرنگ، سٹرس اینیلسز انجینئرنگ، میکاٹرانکس، انجینئرنگ مینجمنٹ، انوائرمنٹل انجینئرنگ، سٹرکچرل انجینئرنگ، سائل میکینکس اینڈ انفارمیشن انجینئرنگ، ہائیڈرالکس اینڈ اریگیشن انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ، پٹرولیم انجینئرنگ، مائننگ انجینئرنگ، میٹالرجیکل انجینئرنگ، آرکیٹکچر، سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ، فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 30۔نومبر ہے۔

3۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے PH.D پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 20 نومبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 28۔اکتوبر

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 4۔نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 19 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
سوموار 6۔نومبر غروب آفتاب۔ 5-17
منگل 7۔نومبر طلوع فجر۔ 5-04
منگل 7۔نومبر طلوع آفتاب 6-27

ضرورت پڑی تو ایٹم بم

جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو ایٹم بم کا استعمال کریں گے۔ ایٹم بموں اور راکٹوں کی خاصی تعداد موجود ہے۔ جو ضرورت پڑنے پر استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم پاکستان ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہیں کرے گا ایک غیر ملکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسامہ کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے کوئی ثبوت نہیں ملے۔ اگر کوئی ان کی گرفتاری چاہتا ہے تو طالبان سے براہ راست مذاکرات کرے۔

امریکہ کا پاکستان پر اظہار تشویش

امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی معاشرے پر طالبان کے اثرات بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان میں ممکنہ اسلامائزیشن پر پاکستانی لیڈروں سے بات کی ہے۔ یہاں بھی افغانستان کی سی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔

بدترین قتل عام کا تماشا

صدر رفیق تارڑ نے ایوان اقبال لاہور میں تین روزہ اسلامی کانفرنس زیر اہتمام فلاح فاؤنڈیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مہذب دنیا مسلمانوں کے بدترین قتل عام کا تماشا دیکھ رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں 7 لاکھ بھارتی فوج 70 ہزار کشمیری قتل کر چکی ہے۔ بستیاں قبرستانوں میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ نوجوانوں کی ایک پوری نسل ختم کر دی گئی ہے۔ دوسری طرف فلسطین میں انبیاء کی سرزمین نوجوانوں کے خون سے رنگین ہو رہی ہے۔ فلسطین اور کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادیں نصف صدی سے التواء میں پڑی ہوئی ہیں جبکہ مشرقی تیمور میں ایسی قراردادوں کو فوری عملی جامہ پہنا دیا جاتا ہے۔

اسلامی ممالک کی افسوسناک حالت

صدر تارڑ نے کہا کہ تحقیق و ترقی کے میدان میں اسلامی ممالک کا حصہ عالمی افرادی قوت کے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ ساری اسلامی دنیا میں یونیورسٹیوں کی تعداد صرف 350 ہے۔ یہ وہ ممالک ہیں جن کے پاس لامحدود معدنی دولت ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ مسائل کی سنگینی کے باوجود فرزندان اسلام کا مستقبل روشن ہے۔

پشاور میں مکمل شٹر ڈاؤن

پشاور میں تاجروں نے مکمل ہڑتال کی۔ مزید تاجر رہنماؤں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے گئے۔ روپوش تاجر لیڈروں نے خفیہ مقام پر اجلاس کیا اور جیل بھرو تحریک شروع کرنے کی دھمکی دی۔ ٹیکس سروے فارم اور تاجر رہنماؤں کی گرفتاری کے سوال پر پولیس اور تاجروں میں پھر تصادم ہو گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ نصف درجن سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ پولیس کی آنسو گیس کی شیلنگ سے نزدیکی سکول کے درجنوں بچے بے ہوش ہو گئے۔ مزید 18 تاجر گرفتار کر لئے گئے۔

شوکت عزیز بھی مستعفی

وفاقی کابینہ کے سب سے اہم اور طاقتور رکن وزیر خزانہ شوکت عزیز بھی مستعفی ہو گئے۔ تاہم ان کی رخصتی دسمبر میں آئی ایم ایف کا قرضہ ملنے تک موخر کر دی گئی ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ کو کور کمانڈروں کے اجلاس میں تند و تیز سوالات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کو کہا گیا کہ آپ جس شور شرابے سے آئے تھے اس کے نتائج کیا نکلے؟ کتنے ڈالر ملک میں آئے۔ شوکت عزیز نے جواباً کہا کہ عالمی مالیاتی ادارے سی ٹی بی ٹی پر دستخط اور جمہوریت کی بحالی کی تاریخ مانگتے ہیں جو میں نہیں دے سکتا۔

چیف ایگزیکٹو نے فیصلہ بدل دیا

جنرل پرویز مشرف آئندہ دورہ قطر اور قازقستان میں وہی خصوصی بوئنگ طیارہ استعمال کریں گے جو پہلے وزیر اعظم کے استعمال میں تھا۔ جنرل مشرف نے اقتدار سنبھالنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ وہ اخراجات میں سادگی کے پیش نظر خصوصی طیارہ استعمال نہیں کریں گے۔

لاہور ہائی کورٹ میں حسین نواز کی

درخواست مسترد

لاہور ہائی کورٹ نے نواز شریف کے صاحبزادے حسین نواز کی وہ درخواست مسترد کر دی جس میں اتفاق فاؤنڈری ریفرنس اٹک منتقل کرنے کی مخالفت کی گئی تھی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ سپریم کورٹ نے حکم امتناعی جاری نہیں کیا۔ ہم نہ تو حسین نواز کی ضمانت لے سکتے ہیں اور نہ ہی نیب آرڈی ننس کو کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔

شریف اور بھٹو خاندان کے مقدمات

شریف اور بھٹو خاندانوں کے کیسز اٹک قلعہ میں منتقل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دلائل کی سماعت جاری ہے۔ نواز شریف کے وکیل کے دلائل مکمل ہو گئے۔ بھٹو خاندان کے وکیل آئندہ پیشی پر دلائل دیں گے۔ سماعت 7 گھنٹے جاری رہی۔

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

منشیات ضیاء دور میں شروع ہوئی

لندن میں منعقد ہونے والے منشیات کے خلاف ایک سیمینار میں بے نظیر بھٹو نے کہا کہ منشیات کی تجارت ضیاء الحق کے دور میں شروع ہوئی۔ جماعت اسلامی نے منشیات کے خلاف کوششوں کی مخالفت کی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے سیاستدانوں کی جو کھیپ تیار کی ان میں منشیات کے تاجر بھی شامل تھے انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے قرضے معاف کردے۔

بلوچستان کے لیڈروں سے ملاقات

بے نظیر بھٹو نے لندن میں بلوچستان کے لیڈروں عطاء اللہ مینگل، محمود خان اچکزئی اور مری برادران سے ملاقات کی۔ اور تازہ ملکی حالات پر ان سے تبادلہ خیال کیا۔

بش آئندہ صدر ہوں گے

امریکی اخباروں کے ایڈیٹروں اور پبلشروں نے پیش گوئی کی ہے کہ بش جونیئر امریکہ کے آئندہ صدر ہوں گے۔ بش کو الیکٹرول کالج کے 301 اور الگور کو 237 ووٹ ملنے کی توقع ہے۔ امریکہ کے صدارتی انتخابات 7۔ نومبر کو منعقد ہو رہے ہیں۔

امریکی اور برطانوی بمباری

امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں نے عراق پر بمباری جاری رکھی۔ تین افراد زخمی ہوگئے۔

امریکہ چین فوجی مذاکرات شروع

بیجنگ میں امریکہ اور چین کے درمیان فوجی مذاکرات شروع ہوگئے ہیں۔ امریکی جوائنٹ چیفس آف جنرل سٹاف نے مذاکرات کی بحالی کو مثبت پیش رفت قرار دیا ہے۔ چین نے امریکہ کی طرف سے 1999ء کے بلغراد پر فضائی حملوں میں اپنے سفارت خانے پر بمباری کے بعد تعلقات منقطع کرلئے تھے۔

میزائیل پروگرام کے خاتمے پر مذاکرات

امریکہ نے شمالی کوریا کے ساتھ میزائیل پروگرام کے خاتمے پر مذاکرات کو مثبت قرار دے دیا ہے۔ یہ مذاکرات تین روز تک جاری رہے۔

منیلا میں سیلاب

فلپائن کا دارالحکومت منیلا سیلاب میں گھر گیا۔ سرکاری اور کاروباری ادارے بند ہوگئے زندگی مفلوج ہو گئی۔ طوفان باد و باراں سے 34 پروازیں منسوخ ہوگئیں۔ 60 فیصد علاقے میں بجلی بند ہوگئی 15 قیدی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہوگئے۔ متعدد افراد لاپتہ ہوگئے۔ 11 ہزار کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ 18۔ افراد تودے گرنے سے ہلاک ہوگئے۔ ایک شخص کار کو دھکا لگاتے ہوئے ڈوب گیا۔

فجی میں باغیوں کی تلاش

فجی میں حکومت باغیوں کو تلاش کر رہی ہے 12۔ پکڑے گئے 20۔ ابھی تک لاپتہ ہیں دارالحکومت میں بدستور کرفیو نافذ ہے۔ مرنے والوں کی تعداد 11 ہوگئی۔

برما میں تصادم 10 ہلاک

میانمر (برما) میں سرکاری فوج اور علیحدگی پسندوں کے درمیان تصادم میں 10 شہری ہلاک ہوگئے۔ اپوزیشن کے دو ارکان پارلیمنٹ فوجی انقلاب کے خلاف احتجاجاً مستعفی ہوگئے۔

روس نے امریکہ کے خلاف کانفرنس بلالی

روس نے امریکہ کے خلائی دفاعی نظام کے خلاف بین الاقوامی کانفرنس بلالی ہے۔ صدر پیوٹن نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں دفاعی نظام کو لاحق خطرات کا عندیہ دے دیا تھا۔ یہ کانفرنس ماسکو میں ہو گی۔ اس میں بہت بڑی تعداد میں ممالک کی شرکت متوقع ہے۔

آچے میں جھڑپیں

انڈونیشیا کے علیحدگی پسندی کے حامل رجحانات کے صوبے آچے میں تشدد کے تازہ واقعات میں 6۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ دو افراد ایک فوجی اڈے پر دھماکے میں مارے گئے۔

اسامہ پر غیر جانبدار ملک میں مقدمہ

امریکہ نے سعودی نژاد اسامہ بن لادن کے امریکی سفارت خانوں پر حملوں میں ملوث ہونے کے ٹھوس ثبوت حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے اسامہ کے خلاف کسی تیسرے غیر جانبدار ملک میں مقدمہ چلائے جانے پر رضامندی ظاہر کردی ہے۔ خیال ہے کہ طالبان بھی اسامہ کو کسی تیسرے ملک کے حوالے کر سکتے ہیں۔

فلسطین نے اسلامی جہاد ریلی روک دی

صدر یاسر عرفات اور ایہود بارک کی ملاقات اسی ماہ امریکہ میں ہو گی۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ سمجھوتے کا احترام کرے گا۔ فلسطین نے سمجھوتے کی تائید میں اسلامی جہاد نامی انتہا پسند تنظیم کی ریلی روک دی ہے۔ اسرائیلی صدر نے کہا ہے کہ مقبوضہ بیت المقدس میں بم دھماکے کی ذمہ داری فلسطین پر عائد ہوتی ہے۔ اسلامی جہاد نامی گروپ نے دھماکے کی ذمہ داری قبول کرلی۔ اس دھماکے میں ایک اسرائیلی لیڈر کی بیٹی سمیت دو افراد مارے گئے تھے۔ فلسطینی پولیس نے جمعہ کے روز غزہ شہر میں اسلامی جہاد کی ریلی کا انعقاد روک دیا۔ اسرائیلی وزیراعظم نے یاسر عرفات پر تنقید کی ہے کہ فلسطین کی صورت حال پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں۔

الفضل کا سالانہ چندہ صرف 750 روپے ہے

بقیہ صفحہ 4

فیصلہ کرکے میں نے کتاب بند کی اور سو گیا صبح سویرے کوئی سات بجے کے قریب دروازہ کھٹکا دروازہ کھولا تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا آدمی تھا انہوں نے حضور کا خط دیا۔ جب کھول کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا! "فرید میرا تمہارا ایسا تعلق ہے کہ رات خدا نے مجھے بتلا دیا کہ تم صبح کا پرچہ نہیں دے رہے۔ صبح کا پرچہ ضرور دو خواہ فیل ہو جاؤ"

خدا کی شان دیکھئے۔ میں نے پرچے دیئے۔ نتیجہ نکلا تو میں فزیالوجی میں پاس تھا اور اناٹومی میں فیل۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 32)

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

میجسٹک سٹین لیس سٹیل
پریشر ککر میٹل پلیٹ کے ساتھ
پاک آئرن سٹور
گول بازار ربوہ فون 211007

ضرورت ہے
(1) سیلزمین ٹرینڈ کرنے کے لئے (2) ڈرائیور کم سیل مین
عمر 25 تا 35 سال تعلیم میٹرک
پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5: نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514
نوٹ: انٹرویو مورخہ 14-11-2000 کو 12 بجے دوپہر کے بعد ہوگا

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ورائٹی: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائیڈ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

ضرورت ہومیو ڈاکٹر
خاکسار کو تحصیل شکر گڑھ میں ہومیو پیتھک ڈسپنسری کھولنے کے لئے کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اپنے کاغذات اور کوائف امیر اور صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ۔ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ